بیان کی عدم موجودگی میں یہ نمونہ کلام بھی طنز و مزاح کے اعلیٰ معیار سے خاصا پست ہے ۔ دوسرے شاید ان لوگوں کی ذہنیت میں طنز و مزاح کا بہترین نشانہ مغرب اور مغربیت کے سوا اور کچھ نہیں اور وہ زندگی پر طنز کے وسیع اطلاق کی طرف متوجہ نہیں ہوئے ۔ مثال کے طور پر ان شعرا کا انداز کچھ اس قسم کا ہے :-

کمیٹی و چندہ کی کوشش مبارک یہ نزلہ مبارک یہ پیچش مبارک

——— محب

پردہ سسٹم کے مخالف ہو جو لیڈر صاحبو

پہلے اپنی بیگموں کو لیڈیاں ہونے تو دو

——— تبسم

دو سیر باجرے کا چندہ اڑا گئے لالہ کا پیٹ کیا ہوا گودام ہو گیا

——— پنڈ ھب وغیرہ وغیرہ

مجموعی طور پر طنزیہ و مزاحیہ شاعری کے لئے دوسری باتوں کے علاوہ خیالات کی ندرت تشبیہات کی تازگی الفاظ کا صحیح استعمال ذہنی رفعت اور وسیع تر انداز نظر کی بھی سخت ضرورت ہوتی ہے ۔ دراصل سنجیدہ ادب کی طرح طنزیہ و مزاحیہ ادب بھی فنکارانہ پیشکش کا طالب ہے اور اپنے خالق سے خلوص تخیل اور جدت کا آرزو مند ۔ اگر ان چیزوں کا فقدان ہو تو ایسا ادب صحیح معیار سے پست ہو جاتا ہے اور ہنسی یا تبسم کو تحریک دینے میں کامیاب نہیں ہو سکتا ۔ اس ضمن میں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ سنجیدہ ادب اگر معیار سے پست بھی ہو جائے تو کم از کم